قادیانی ریشہ دوانیوں میں مذموم اضافہ
سردار عتیق اور پیر عتیق کو متحد ہو کر اس فتنے کی سرکوبی کرنا چاہیے

سلطان سکندر
(آزاد کشمیر)

''ہر کہ دانا کند، کند ناداں، ولیک بعد از خرابیٔ بسیار'' کی بجائے ''دیر آید درست آید'' کے مصداق آزاد کشمیر کی حکومت نے بالآخر وی آئی پی ضلع کوٹلی میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں اور نئے عبادت خانوں کی آڑ میں الحاد اور کفر کے اڈے اور اسلام دشمن سازشوں کے مراکز کی تعمیر کا نوٹس لے لیا ہے۔ بھابڑا میں مرتد خانہ گرادیا گیا جب کہ بڑالی میں اس کی تعمیر روک دی گئی۔ فوجداری مقدمات درج کر لیے گئے۔ ایک ملزم کی گرفتاری کے بعد باقی روپوش ہو گئے جب کہ ان کے سرغنے بدستور دندناتے پھر رہے ہیں، جنھیں بے پناہ اثر ورسوخ کی وجہ سے سرکاری افسروں کی پشت پناہی حاصل ہے۔ چنانچہ انجمن تاجران کوٹلی نے قادیانیوں کے بعض سرکاری افسروں سے قریبی رابطوں پر گہری تشویش کا اظہار کر دیا ہے۔ یہ حسنِ اتفاق ہے کہ جس روز قادیانی مراکز کے خلاف حکومتی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اسی دن ''تیز رفتار'' وزیراعظم آزاد کشمیر سردار عتیق احمد خان کوٹلی کے دورے پر تھے اور حکومتی حلیف جمعیت علماء جموں وکشمیر کے صدر اور قانون ساز اسمبلی کے ممبر مولانا پیر محمد عتیق الرحمٰن ہانڈی عباس پور میں جماعت اہل سنت جموں وکشمیر کے امیر مفتی محمد حسین چشتی کے دارالعلوم سنی حنفی کے سالانہ جلسہ دستار فضیلت میں خطاب کرنے کے بعد علماء کرام کی ایک جماعت کے ساتھ تتہ پانی کے علاقے سے جو مذموم قادیانی ریشہ دوانیوں کا ایک عرصہ سے مرکز چلا آرہا ہے، گزرتے ہوئے کوٹلی پہنچ چکے تھے۔ جہاں انھوں نے میٹنگ کر کے قادیانی فتنے کی سرکوبی کے لیے کوٹلی میں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا۔ یہ دو حکومتی اور مذہبی شخصیات کی خوشامد کی بات نہیں بلکہ فضیلت اور حقیقت کا اظہار ہے کہ عتیق سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے، جنھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے پہلے دشمن مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کا شرف حاصل ہے۔ آزاد کشمیر میں یہ دونوں عتیق صاحبان باہم مل کر قادیانی فتنے کی سرکوبی کریں۔ ایک حکومتی اور دوسرے مذہبی پلیٹ فارم پر، تو اس کے دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔

''مجاہدِ اوّل'' سردار محمد عبدالقیوم خان کے دورِ صدارت میں ۱۸؍ اپریل ۱۹۷۳ء کو قانون ساز اسمبلی کے اجلاس منعقدہ میر پور میں باغ سے ممبر اسمبلی میجر (ر) سردار محمد ایوب خان جو ۸۵ء تا ۹۰ء اسمبلی کے سپیکر بھی رہے اور ۲۰۰۵ء کے قیامت خیز زلزلے کے دوران شہید ہوئے، کو یہ قرارداد پیش کرنے کا اعزاز حاصل ہوا، جو متفقہ طور پر منظور کر لی گئی تھی اور اس قرارداد میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس وقت بھی پاکستان میں پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ مرکز نے قرارداد پر عمل درآمد روکنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ ایوانِ صدر نے مظفر آباد کے خلاف پانی اور بجلی کی بندش کے حربے آزمائے گئے جس کے خلاف آزاد کشمیر کی سیاسی قیادت نے صدائے احتجاج بلند کی تو پاکستان سے بھی اس کی بھرپور تائید کی گئی۔ چنانچہ مرکز کو سردار قیوم کی صدارت کو بادل نخواستہ برداشت کرنا پڑا اور پھر ۱۹۷۴ء میں پاکستان میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں کی طرف سے مسلم طلبہ پر حملے کے بعد پاکستان کے طول وعرض میں ختم نبوت کی تاریخ ساز تحریک چلی۔ دارالعلوم بنوری ٹاؤن کراچی کے مہتمم مولانا محمد یوسف بنوری، مجلس عمل تحریک ختم نبوت کے صدر اور مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی نائب صدر اور روح رواں تھے۔ مولانا نیازی کو پچاس کی دہائی میں تحریک ختم نبوت میں حصہ لینے کی پاداش میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے ساتھ فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم سنایا تھا۔ راجہ محمد ظفر الحق مجلس عمل کے قانونی مشیر تھے۔ اس تحریک کے نتیجے میں اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا دیرینہ عوامی اور قومی مطالبہ تسلیم کر لیا جو ان کے لیے یقیناً توشۂ آخرت بنے گا جب کہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کرنے کی سعادت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اولاد قائد اہل سنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کو حاصل ہوئی تھی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اور آج پھر تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ مرکز میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور آزاد کشمیر میں سردار قیوم کے فرزند ارجمند وزیراعظم ہیں اور مولانا نورانی کے قریبی ساتھی مولانا پیر محمد عتیق الرحمٰن قادیانی فتنے کی سرکوبی کے لیے میدانِ عمل میں ہیں۔ وہ گزشتہ اسمبلی میں قادیانیوں کے خلاف اور موجودہ اسمبلی میں توہین رسالت کے لیے متفقہ قراردادیں منظور کرا چکے ہیں لیکن قادیانی مسئلہ پر حکومت اور حکومتی حلیف جماعت کے درمیان مشاورت اور تال میل کا فقدان ہے۔ اس لیے پیر محمد عتیق الرحمٰن نے آزاد جموں وکشمیر کے صدر اور وزیراعظم سے اس حوالے سے رابطہ کرنے کی بات کی ہے۔ وزیراعظم آزاد کشمیر جب مذہبی جماعتوں کو اپنا حلیف قرار دیتے ہیں تو قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں سے بڑھ کر کونسا مسئلہ ہوگا، جس پر انھیں ان سے مشاورت کرنی چاہیے۔ کوٹلی اور بھمبر آزاد کشمیر کے وی آئی پی اضلاع ہیں۔

کوٹلی سے گزشتہ پندرہ سال کے دوران سردار سکندر حیات خان آزاد کشمیر کے صدر اور وزیر اعظم رہے جب کہ موجودہ دور میں سینئر وزیر اور قائم مقام وزیر اعظم ملک محمد نواز کا تعلق اسی ضلع سے ہے بلکہ ان کے حلقہ انتخاب میں تتہ پانی کا علاقہ قادیانی ریشہ دوانیوں کا گڑھ ہے، جہاں قادیانی بے روزگار نوجوانوں کو بیرون ملک بھجوانے کا جھانسہ دے کر اس کا دین وایمان لوٹنے کی سازشیں کر رہے ہیں لیکن اس بارے میں ماضی وحال کے حکمرانوں کی معنی خیز خاموشی سیاسی مصلحتوں کی غمازی کرتی ہے۔ صدر راجہ ذوالقرنین کے ضلع بھمبر کا صدر مقام بھی قادیانی ریشہ دوانیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ پیر عتیق الرحمٰن نے حال ہی میں بھمبر میں اپنے جماعتی پلیٹ فارم پر ختم نبوت کانفرنس منعقد کر کے حکمرانوں کو لمحہ فکریہ فراہم کیا ہے۔ کوٹلی مساجد کا شہر ہے بلکہ ضلع ہے جسے ''مدینۃ المساجد'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عدیم النظیر مساجد درس شریف آ گہار کے روحانی پیشوا حضرت قاضی صاحب کی دلچسپی اور ذوق کی مظہر ہیں۔ پاکستان کی طرح آزاد کشمیر میں بھی قادیانی حکومتی سطح پر بڑے اثر ورسوخ کے حامل رہے ہیں، لیکن قادیانی ریشہ دوانیوں کی سرکوبی ملتِ اسلامیہ کے دین وایمان کا معاملہ ہے۔ کوٹلی میں مجلس ختم نبوت بھی قادیانیوں کے تعاقب کے لیے خاصی متحرک ہے۔ وزیر اعظم آزاد کشمیر کو اپنے عظیم والد اور اپنے نام کی لاج رکھتے ہوئے کوٹلی اور بھمبر کے اضلاع میں قادیانی فتنے کی سرکوبی آہنی ہاتھ سے کرنا ہوگی۔ محض قادیانی مرتد خانوں کی نئی تعمیرات پر پابندی کافی نہیں۔

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل اگر کوئی عمل دفتر میں ہے

(روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور، ۱۲؍جون ۲۰۰۸ء)

قارئین متوجہ ہوں

قارئین کی طرف سے اکثر یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ ہمیں سالانہ چندہ ختم ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی اور رسالہ بند کر دیا گیا ہے۔ اس شکایت کے ازالے اور قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتا کے اوپر مدت خریداری درج کر دی گئی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ درج شدہ مدت کے مطابق اپنا سالانہ چندہ ارسال کر کے اگلے سال کی تجدید کرا لیں۔ اکثر قارئین کا زرِتعاون سالانہ مئی اور جون ۲۰۰۸ء میں ختم ہو چکا ہے' انہیں جولائی ۲۰۰۸ء کا شمارہ پھر بھی ارسال کیا جا رہا ہے۔ براہِ کرم ماہ جولائی میں ہی اپنا سالانہ زرِ تعاون ۲۰۰ روپے ارسال فرما دیں۔ بصورت دیگر آئندہ شمارے کے لیے معذرت! (سرکولیشن منیجر)